سے ان لوگوں کی معنوی حیثیت متاثر ہوگی اور اس پر سے اعتماد ختم ہو جائے گا۔ بلکہ اس پر ضروری ہے کہ نیک نامی اور قابل تعریف کام کا کریڈٹ انہی لوگوں کی طرف منسوب کرے جنہوں نے یہ کام سرانجام دیا ہے۔ حتی الامکان خودنمائی اور انانیت سے پرہیز کرے، اور ذاتی مصلحت پر اجتماعی مفادات کو ترجیح دے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: (**والذی نفسی بیده لا یؤمن عبد حتی یحب لأخیه ما یحب لنفسه**) "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بندہ اس وقت تک کامل مؤمن نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔" (مسلم: الإیمان، ٤٥)

مشہور صحابی مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کھانا (غلہ) ذخیرہ کیا، موسم خزاں میں آسمان پہ کہر دیکھا تو ناگوار سا ہوا، تو اس نے کہا: "ألا أرانی کرهت ما ینفع للمسلمین؟" "کیا میں اپنے آپ کو نہیں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے مسلمانوں کو نفع دینے والی چیز میں ناگواری محسوس کی؟" پھر قسم کھائی کہ وہ اس میں کوئی نفع نہ کمائیں گے۔ یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچایا گیا تو مسور رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "جزاك الله خیرا۔"

۹۔ کوالیفائیڈ (صاحب علم) ہو! مسلمان مدیر کو ادارتی وانتظامی امور کے احوال پر دسترس رکھنے والا ہونا چاہیے۔ اگر وہ واقعۃً اس نعمت سے مالا مال ہوگا، تو اس کی عزت، وقار اور قد کاٹھ میں اضافہ ہوگا ورنہ وہ تمسخر واستہزاء کا نشانہ بن جائے گا۔ ارشاد الٰہی ہے: ﴿هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون﴾ "کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہوں گے؟!" (الزمر: ۹)

۱۰۔ ہوشیار ومدبر ہو! مدیر، بیدار مغز اور ہوشیار ہو تو ماتحت کام کرنے والے لوگ از خود اسے دیکھ کر چاق وچوبند ہو جائیں گے اور کام درست سمت میں چلے گا۔ اگر وہ خود سست رفتار ہو تو (خفتہ را خفتہ کی کند بیدار) کا مصداق ہوگا۔

❀❀❀❀❀

قارئین التراث سے معذرت!!

التراث کے فائلوں کی تیاری کے آخری مراحل میں اچانک ناگہانی سیلاب آنے کی وجہ سے جہاں اشاعت میں تاخیر ہوئی، وہاں بعض سلسلہ وار مضامین شامل اشاعت نہ ہو سکے۔

اس آفت کی وجہ سے قارئین کرام کے انتظار کی طوالت پر ہم معذرت خواہ ہیں، لیکن اس سانحے کے باوجود ایجابی پہلو یہ ہے کہ آپ کی پے در پے فرمائشوں کی تعمیل میں اب **التراث** "ششماہی" کے بجائے "سہ ماہی" آ رہا ہے۔

امید ہے اس سے "دیر آید درست آید" کا احساس ہو جائے گا۔ (ادارہ)